

149200- کھانا نہ ہونے یا پھر کم کھانے کے باعث روزہ رکھ لینے کا حکم

سوال

میں کھانا بہت کم کھاتا ہوں، اور اکثر طور پر تو مجھے ناشتہ تیار کرنے کے لیے کچھ نہیں ملتا، اور غالباً میں دوپہر کا کھانا بھی مغرب کے بعد تک مؤخر کر دیتا ہوں، اس لیے میں نے سوچا کہ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ ہی رکھ لیا کروں، اور اسی طرح ہر ماہ ایام بیض تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کا بھی روزہ رکھ لیا کروں، تاکہ کوئی ایسا عمل کر سکوں جو اللہ کے قرب کا باعث بن جائے، اور مجھے جنت میں داخلے، گناہ و معاصی سے بچ سکوں۔

تو کیا اس طرح کی سوچ رکھتے ہوئے کہ میں کھانا بھی کم کھاتا ہوں لہذا نفلی روزہ ہی رکھ لینا صحیح ہوگا؟

پسندیدہ جواب

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے، اسی طرح ہر ماہ کے ایام بیض تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے اور اس سلسلہ میں بہت فضیلت وارد ہوئی ہے، ذیل میں فضائل پر چند ایک احادیث پیش کرتے ہیں:

1 ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

”میں اسی دن پیدا ہوا، اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی“

صحیح مسلم حدیث نمبر (1162)۔

2- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے“

سنن ترمذی حدیث نمبر (745) سنن

نسائی حدیث نمبر (2361) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1739) علامہ البانی رحمہ اللہ

نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1044) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

3 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سو مو اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں چنانچہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزہ کی حالت میں ہوں“

سنن ترمذی حدیث نمبر (747) علامہ

البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1041) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

4 جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر مہینہ کے تین روزے رکھنا صیام الدھر ہے اور ایام بیض تیرہ اور چودہ اور پندرہ تاریخ ہے“

سنن نسائی حدیث نمبر (2420) علامہ

البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1040) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

5 ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

”اگر تم مہینہ میں کوئی روزہ رکھنا چاہتے ہو تو تیرہ اور چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو“

سنن ترمذی حدیث نمبر (761) سنن

نسائی حدیث نمبر (2424) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1038)

میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

روزہ رکھنا عبادات میں سے ایک عظیم

عبادت ہے، اور سب سے افضل قربات میں شامل ہوتا ہے، اور انسان کی اصلاح میں روزے کا

عظیم الشان اثر ہے، اور روزہ انسان کو اللہ کے قریب کر دیتا ہے، اور اس کے دل کو

حقد و کینہ اور حسد سے پاک کر دیتا ہے۔

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان ہے :

”کیا میں تمہیں سینہ کے دھوکہ اور
وسوسہ کو ختم کر دینے والی چیز کے متعلق نہ بتاؤں؟، ہر ماہ کے تین روزے رکھنا“

سنن نسائی حدیث نمبر (2386) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح النسائی حدیث نمبر (2249) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ نسائی کی شرح
میں لکھتے ہیں :

”وحر الصدر“ النہایہ میں ہے : سینہ
کا دھوکہ اور اس کے وسوسے، اور ایک قول بغض و کینہ بھی ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ :
اس سے مراد عداوت و دشمنی ہے، اور ایک قول ہے کہ شدید غصہ مراد ہے ”انتہی
اور سندھی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”جس سے سینہ کا غمیض و غضب اور کینہ
جاتا رہے“ اس سے مراد میں کئی اقوال ہیں : سینہ میں موجود غش اور اس کے وسوساں ہیں،
اور ایک قول ہے کہ : اس سے مراد کینہ و حقہ ہے اور ایک قول ہے کہ دل میں جو سختی اور
تنگی ہوتی ہے ”انتہی

اس میں کوئی نقصان اور ضرر نہیں کہ
روزے رکھنے کا باعث کھانے کی ضرورت محسوس نہ ہونا ہو، یا پھر کھانا موجود ہی نہ ہو
تو وہ روزے رکھ لے اس سے بھی کوئی نقصان نہیں بلکہ اجر و ثواب ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

”ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھے فرمایا اے عائشہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟

تو میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تو کچھ نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

”تو پھر میں روزے سے ہوں“

صحیح مسلم حدیث نمبر (1154).

نسائی شریف میں ان الفاظ سے روایت
ہے:

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور فرمایا:

کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟

تو میں نے عرض کیا کچھ نہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: تو پھر میں روزے سے ہوں“

سنن نسائی حدیث نمبر (2330).

اللہ کی اطاعت اور قرب حاصل کرنے کے
لیے تو یہ ایک سنہری موقع ہے، اس لیے اگر کسی شخص کو کھانے کی شدید ضرورت نہ ہو تو
اسے روزہ رکھ کر اجر و ثواب حاصل کرنے کا یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے، اور اسی طرح
اگر کسی شخص کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تو وہ بھی روزہ رکھ کر اجر و ثواب حاصل کر سکتا
ہے۔

واللہ اعلم۔